ضلعی ہاکی لیگ کے میچز شیڈول کے مطابق شروع، 10 ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں

پہلے ہی روز 10 گول، تماشائیوں کی بڑی تعداد میدان میں موجود

ضلعی ہاکی لیگ کے افتتاحی روز 10 گول کیے گئے۔ پہلا میچ گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 2 اور ریلوے کالونی الیون کے درمیان کھیلا گیا، جو 5-3 سے جیت گیا۔ دوسرا میچ 4-2 سے جیت کر سٹی جمخانہ نے اپنے نام کیا۔ تیسرا میچ 3-3 کی برابری پر ختم ہوا۔

ٹورنامنٹ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر نوید اختر چیمہ نے بتایا کہ لیگ میں 10 ٹیمیں شامل ہیں اور میچز 15 جنوری تک مکمل کیے جائیں گے۔ ’’ہمارا مقصد صرف جیت نہیں بلکہ نوجوان کھلاڑیوں کو مقابلے کا تجربہ دینا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہر میچ کے بہترین کھلاڑی کو نقد انعام دیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل محمد یونس بھٹی نے کہا کہ میدان کی گھاس اور روشنی کے انتظامات بہتر ہیں، تاہم کچھ کھلاڑیوں نے شکایت کی کہ ڈریسنگ رومز میں پانی کی سہولت نہیں۔ ’’ہم نے متعلقہ حکام کو توجہ دلا دی ہے، امید ہے جلد مسئلہ حل ہو جائے گا۔‘‘

میچ دیکھنے کے لیے 2 ہزار سے زائد شائقین اسٹیڈیم پہنچے۔ ٹکٹ کی قیمت 100 روپے رکھی گئی تھی۔ ٹریفک پولیس کے ایس پی عمران حیدر کاظمی نے بتایا کہ میچ کے دن ٹریفک کے متبادل راستوں کا اعلان کیا گیا تھا۔ ’’ہم نے کوشش کی کہ شہریوں کو کم سے کم دقت ہو، اور اس میں کامیابی ہوئی۔‘‘

(باقی صفحہ نمبر 10 کالم نمبر 5 میں ملاحظہ کریں)

ضلعی ہاکی لیگ میں 10 ٹیمیں شریک، پہلے ہی روز 10 گول

گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 2 نے ریلوے کالونی الیون کو 5-3 سے ہرا دیا

ضلعی ہاکی لیگ کے افتتاحی روز 10 گول کیے گئے۔ پہلا میچ گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 2 اور ریلوے کالونی الیون کے درمیان کھیلا گیا، جو 5-3 سے جیت گیا۔ دوسرا میچ 4-2 سے جیت کر سٹی جمخانہ نے اپنے نام کیا۔ تیسرا میچ 3-3 کی برابری پر ختم ہوا۔

ٹورنامنٹ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر نوید اختر چیمہ نے بتایا کہ لیگ میں 10 ٹیمیں شامل ہیں اور میچز 15 جنوری تک مکمل کیے جائیں گے۔ ’’ہمارا مقصد صرف جیت نہیں بلکہ نوجوان کھلاڑیوں کو مقابلے کا تجربہ دینا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہر میچ کے بہترین کھلاڑی کو نقد انعام دیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل محمد یونس بھٹی نے کہا کہ میدان کی گھاس اور روشنی کے انتظامات بہتر ہیں، تاہم کچھ کھلاڑیوں نے شکایت کی کہ ڈریسنگ رومز میں پانی کی سہولت نہیں۔ ’’ہم نے متعلقہ حکام کو توجہ دلا دی ہے، امید ہے جلد مسئلہ حل ہو جائے گا۔‘‘

میچ دیکھنے کے لیے 2 ہزار سے زائد شائقین اسٹیڈیم پہنچے۔ ٹکٹ کی قیمت 100 روپے رکھی گئی تھی۔ ٹریفک پولیس کے ایس پی عمران حیدر کاظمی نے بتایا کہ میچ کے دن ٹریفک کے متبادل راستوں کا اعلان کیا گیا تھا۔ ’’ہم نے کوشش کی کہ شہریوں کو کم سے کم دقت ہو، اور اس میں کامیابی ہوئی۔‘‘

(باقی صفحہ نمبر 10 کالم نمبر 5 میں ملاحظہ کریں)

ضلعی مشاعرے میں 120 شعرا کا کلام، رات گئے تک سامعین موجود

میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ادبی بیٹھک کا پہلا مشاعرہ، صدارت ڈاکٹر فرحانہ سلیم کی

ضلعی ادبی بیٹھک کے زیر اہتمام میلاد النبی ﷺ کے موقع پر منعقدہ مشاعرہ رات گئے تک جاری رہا۔ صدارت ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے کی۔ مشاعرے میں ضلع کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے 120 شعرا نے اپنا کلام پیش کیا۔ سامعین کی تعداد 2 ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔ مشاعرہ عشا کے بعد شروع ہوا اور فجر کے قریب اختتام کو پہنچا۔

مشاعرے کی نظامت کے فرائض ضلعی ادبی بیٹھک کے جنرل سیکرٹری عارف نواز کھرل نے انجام دیے۔ انہوں نے کہا کہ ’’یہ مشاعرہ کسی ایک شاعر یا گروہ کا نہیں بلکہ پورے ضلع کا مشاعرہ ہے، اسی لیے ہم نے ہر تحصیل سے نمائندگی کی کوشش کی۔‘‘ ان کے مطابق درخواستوں کی تعداد 300 سے زیادہ تھی، جن میں سے کلام کی جانچ کے بعد 120 شعرا کا انتخاب کیا گیا۔

صدر مشاعرہ ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’نعت محض شاعری نہیں بلکہ ایک ذمہ داری بھی ہے، اور ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہمارے الفاظ کہیں حد سے تجاوز تو نہیں کر رہے۔‘‘ انہوں نے نوجوان شعرا کو مشورہ دیا کہ وہ روایت کا مطالعہ ضرور کریں، مگر اپنی آواز بھی تلاش کریں۔ ’’نقل سے شاعری نہیں بنتی، دل سے نکلی ہوئی بات ہی دیر تک یاد رہتی ہے۔‘‘

مشاعرے کی سب سے نمایاں بات نوجوان شعرا کی بڑی تعداد تھی۔ 18 سے 25 برس کے درمیان کے 47 شاعروں نے اپنا کلام پیش کیا۔ ان میں سے کئی پہلی بار کسی مشاعرے کے اسٹیج پر آئے تھے۔ ان کے لیے الگ وقت مختص کیا گیا تھا، تاکہ وہ بغیر جلدی کے اپنا کلام سنا سکیں۔ سامعین نے بھی ان کی حوصلہ افزائی میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

مہمانِ خصوصی ڈپٹی کمشنر ضلع کونسل سید ذوالفقار حسین بخاری نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ ادبی سرگرمیوں کی سرپرستی جاری رکھے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ضلع کونسل کی جانب سے ہر تحصیل میں ماہانہ نشست کا انعقاد کیا جائے گا اور بہترین کلام پر مبنی ایک مشترکہ کتاب شائع کی جائے گی۔ ’’ہمارے بچے موبائل کی اسکرین سے نظریں اٹھائیں تو انہیں کتاب اور محفل بھی دکھائی دینی چاہیے۔‘‘

مشاعرے کے منتظمین میں شامل ڈاکٹر نوید اختر چیمہ نے بتایا کہ ٹکٹ کی آمدنی سے حاصل ہونے والی رقم ضلعی ہسپتال کے شعبۂ زچہ و بچہ کے آلات کی خریداری کے لیے عطیہ کی جائے گی۔ ’’ٹکٹ کی قیمت 100 روپے رکھی گئی تھی، اور ہم نے کوشش کی کہ کسی کو واپس نہ جانا پڑے۔‘‘ ان کے مطابق اب تک 1 لاکھ 15 ہزار روپے جمع ہو چکے ہیں۔

انتظامیہ نے بتایا کہ مشاعرے کی ویڈیو ریکارڈنگ یوٹیوب پر بھی اپلوڈ کی جائے گی، تاہم کئی شعرا نے اعتراض کیا کہ ان کی اجازت کے بغیر ایسا نہ کیا جائے۔ اس پر منتظمین نے یقین دہانی کرائی کہ صرف رضامند شعرا کا کلام ہی شائع کیا جائے گا۔ ایک شاعر نے کہا کہ ’’ہمارے کلام کی ملکیت ہمارے پاس رہنی چاہیے، یہ ہمارا سرمایہ ہے۔‘‘

(باقی صفحہ نمبر 10 کالم نمبر 5 میں ملاحظہ کریں)

ضلعی ہاکی لیگ میں 10 ٹیمیں شریک، پہلے ہی روز 10 گول

گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 2 نے ریلوے کالونی الیون کو 5-3 سے ہرا دیا

ضلعی ہاکی لیگ کے افتتاحی روز 10 گول کیے گئے۔ پہلا میچ گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 2 اور ریلوے کالونی الیون کے درمیان کھیلا گیا، جو 5-3 سے جیت گیا۔ دوسرا میچ 4-2 سے جیت کر سٹی جمخانہ نے اپنے نام کیا۔ تیسرا میچ 3-3 کی برابری پر ختم ہوا۔

ٹورنامنٹ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر نوید اختر چیمہ نے بتایا کہ لیگ میں 10 ٹیمیں شامل ہیں اور میچز 15 جنوری تک مکمل کیے جائیں گے۔ ’’ہمارا مقصد صرف جیت نہیں بلکہ نوجوان کھلاڑیوں کو مقابلے کا تجربہ دینا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہر میچ کے بہترین کھلاڑی کو نقد انعام دیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل محمد یونس بھٹی نے کہا کہ میدان کی گھاس اور روشنی کے انتظامات بہتر ہیں، تاہم کچھ کھلاڑیوں نے شکایت کی کہ ڈریسنگ رومز میں پانی کی سہولت نہیں۔ ’’ہم نے متعلقہ حکام کو توجہ دلا دی ہے، امید ہے جلد مسئلہ حل ہو جائے گا۔‘‘

میچ دیکھنے کے لیے 2 ہزار سے زائد شائقین اسٹیڈیم پہنچے۔ ٹکٹ کی قیمت 100 روپے رکھی گئی تھی۔ ٹریفک پولیس کے ایس پی عمران حیدر کاظمی نے بتایا کہ میچ کے دن ٹریفک کے متبادل راستوں کا اعلان کیا گیا تھا۔ ’’ہم نے کوشش کی کہ شہریوں کو کم سے کم دقت ہو، اور اس میں کامیابی ہوئی۔‘‘

(باقی صفحہ نمبر 10 کالم نمبر 5 میں ملاحظہ کریں)

ضلعی مشاعرے میں 120 شعرا کا کلام، رات گئے تک سامعین موجود

میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ادبی بیٹھک کا پہلا مشاعرہ، صدارت ڈاکٹر فرحانہ سلیم کی

ضلعی ادبی بیٹھک کے زیر اہتمام میلاد النبی ﷺ کے موقع پر منعقدہ مشاعرہ رات گئے تک جاری رہا۔ صدارت ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے کی۔ مشاعرے میں ضلع کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے 120 شعرا نے اپنا کلام پیش کیا۔ سامعین کی تعداد 2 ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔ مشاعرہ عشا کے بعد شروع ہوا اور فجر کے قریب اختتام کو پہنچا۔

مشاعرے کی نظامت کے فرائض ضلعی ادبی بیٹھک کے جنرل سیکرٹری عارف نواز کھرل نے انجام دیے۔ انہوں نے کہا کہ ’’یہ مشاعرہ کسی ایک شاعر یا گروہ کا نہیں بلکہ پورے ضلع کا مشاعرہ ہے، اسی لیے ہم نے ہر تحصیل سے نمائندگی کی کوشش کی۔‘‘ ان کے مطابق درخواستوں کی تعداد 300 سے زیادہ تھی، جن میں سے کلام کی جانچ کے بعد 120 شعرا کا انتخاب کیا گیا۔

صدر مشاعرہ ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’نعت محض شاعری نہیں بلکہ ایک ذمہ داری بھی ہے، اور ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہمارے الفاظ کہیں حد سے تجاوز تو نہیں کر رہے۔‘‘ انہوں نے نوجوان شعرا کو مشورہ دیا کہ وہ روایت کا مطالعہ ضرور کریں، مگر اپنی آواز بھی تلاش کریں۔ ’’نقل سے شاعری نہیں بنتی، دل سے نکلی ہوئی بات ہی دیر تک یاد رہتی ہے۔‘‘

مشاعرے کی سب سے نمایاں بات نوجوان شعرا کی بڑی تعداد تھی۔ 18 سے 25 برس کے درمیان کے 47 شاعروں نے اپنا کلام پیش کیا۔ ان میں سے کئی پہلی بار کسی مشاعرے کے اسٹیج پر آئے تھے۔ ان کے لیے الگ وقت مختص کیا گیا تھا، تاکہ وہ بغیر جلدی کے اپنا کلام سنا سکیں۔ سامعین نے بھی ان کی حوصلہ افزائی میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

مہمانِ خصوصی ڈپٹی کمشنر ضلع کونسل سید ذوالفقار حسین بخاری نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ ادبی سرگرمیوں کی سرپرستی جاری رکھے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ضلع کونسل کی جانب سے ہر تحصیل میں ماہانہ نشست کا انعقاد کیا جائے گا اور بہترین کلام پر مبنی ایک مشترکہ کتاب شائع کی جائے گی۔ ’’ہمارے بچے موبائل کی اسکرین سے نظریں اٹھائیں تو انہیں کتاب اور محفل بھی دکھائی دینی چاہیے۔‘‘

مشاعرے کے منتظمین میں شامل ڈاکٹر نوید اختر چیمہ نے بتایا کہ ٹکٹ کی آمدنی سے حاصل ہونے والی رقم ضلعی ہسپتال کے شعبۂ زچہ و بچہ کے آلات کی خریداری کے لیے عطیہ کی جائے گی۔ ’’ٹکٹ کی قیمت 100 روپے رکھی گئی تھی، اور ہم نے کوشش کی کہ کسی کو واپس نہ جانا پڑے۔‘‘ ان کے مطابق اب تک 1 لاکھ 15 ہزار روپے جمع ہو چکے ہیں۔

انتظامیہ نے بتایا کہ مشاعرے کی ویڈیو ریکارڈنگ یوٹیوب پر بھی اپلوڈ کی جائے گی، تاہم کئی شعرا نے اعتراض کیا کہ ان کی اجازت کے بغیر ایسا نہ کیا جائے۔ اس پر منتظمین نے یقین دہانی کرائی کہ صرف رضامند شعرا کا کلام ہی شائع کیا جائے گا۔ ایک شاعر نے کہا کہ ’’ہمارے کلام کی ملکیت ہمارے پاس رہنی چاہیے، یہ ہمارا سرمایہ ہے